جنازہ، قبر اور تعزیت کی چند بدعات

بدع وأخطاء شائعة في الجنائز والقبور والتعازي

تاليف احمد بن عبد الله السلمي

ترجمة: انصار زبير محمدي

الداعية

المكتب التعاوني للدعوة والارشاد وتوعية الجاليات بالجبيل

Jubail Da'wah & Guidance Center

03 3625500 ☏ 03 3626600

P.O Box 1580 Jubail 31951, Saudi Arabia

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین وبعد:

میرے محترم دینی بھائیو! ہم آپ کی خدمت میں جنازہ اور قبر اور تعزیت کی چند بدعتوں کا ذکر کر رہے ہیں، اس لئے کہ بہت سارے لوگ جہالت اور اندھی تقلید کی وجہ سے ان میں گرفتار ہیں، میں نے مناسب سمجھا کہ ایک دینی بھائی کی حیثیت سے نصیحت کا فریضہ انجام دے دوں، میں نے کوشش کی ہے کہ اس رسالہ میں صرف مشہور بدعتوں ہی کا ذکر کروں۔

۱۔موت سے غافل ہو جانا، موت کو یاد نہ کرنا حالانکہ موت ایک نصیحت ہے۔

۲۔بہت سارے لوگ وصیت لکھنے کا کوئی اہتمام نہیں کرتے ہیں، بلکہ اگر وصیت لکھنا چاہتے ہیں تو لوگ کہتے ہیں ابھی تو موت بہت دور ہے، ابھی سے مرنے کی کیا فکر کر رہے ہو، وغیرہ۔ حالانکہ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ کا واضح فرمان ہے کہ: جب کوئی مسلمان دو راتیں زندہ رہتا ہے اور اس کے پاس وصیت کے لئے کوئی چیز ہو تو اسے اپنی وصیت لکھ کر (اپنے سرہانے) تکیہ کے نیچے رکھ دینی چاہئے، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب سے میں نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات سنی اس کے بعد اپنی وصیت لکھ کر رکھ دی۔ بخاری و مسلم۔

۳۔مردے کو دفن کرنے کے بعد لوگ فوراً تعزیت اور دعوت کی طرف دوڑ پڑتے ہیں، مردے کی وصیت اور اس کا قرض پورا کرنے سے غافل ہو جاتے ہیں، کیا انہیں معلوم نہیں کہ قرض کی وجہ سے مومن کی روح معلق رہتی ہے، یہ ایک بہت بڑی غلطی ہے، وہ لوگ واجب کو چھوڑ کر بدعت کی طرف دوڑ رہے ہیں۔

۴۔کچھ لوگ ملک الموت کو عزرائیل کے نام سے پکارتے ہیں، اس کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ۵۔میت کی وفات سے لیکر اس کی تجہیز و تکفین تک قرآن خوانی کرنا، یا اسی طرح روح قبض کے وقت سورہ یسین کا ختم کرانا، اس کے لئے کرایہ پر پڑھنے والوں کو طلب کرنا۔ ۶۔موت کے وقت یا مرنے کے بعد اس کے سینہ پر یا سرہانے مصحف رکھنا۔ ۷۔نوحہ کرنا، چیخنا، چلانا، گریبان پھاڑنا، منہ نوچنا، اور اللہ کی تقدیر پر یہ کہہ کر اعتراض کرنا کہ فلاں تو مصیبت کے لائق نہ تھا، فلاں کو ابھی نہیں مرنا چاہئے تھا، یا یہ کہنا کہ اے رب! میں نے تیرا کیا کیا ہے کہ تو مجھے یہ مصیبت دے رہا ہے، جب ایسے لوگوں کو صبر کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے

ہیں: ہم نے تو بہت صبر کیا اب کتنا صبر کریں، حالانکہ ایسے لوگوں کو میت کی وفات پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنا چاہئے، اور اللہ کی تقدیر پر راضی ہو کر اس کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

۸۔یہ عقیدہ رکھنا کہ میاں بیوی میں سے ایک دوسرے کو غسل نہیں دے سکتے، حالانکہ بعض صحابہ کرام سے ثابت ہے کہ انہوں نے اپنی بیویوں کو غسل دیا ہے۔ ۹۔میت کو جب قبرستان لے جاتے ہیں تو اس کے جنازہ کو ایک کپڑا سے ڈھانک دیتے ہیں، جس پر آیۃ الکرسی یا کوئی آیت لکھی ہوتی ہے، یہ بھی ایک غلطی ہے۔ ۱۰۔اوقات ممنوعہ (طلوع آفتاب، زوال آفتاب اور غروب آفتاب) میں نماز ادا کرنا، طلوع و غروب کے وقت پندرہ منٹ اور زوال کے وقت سات منٹ انتظار کرنا چاہئے۔ ۱۱۔قبرستان میں فرض صلاۃ ادا کرنا، حالانکہ اس سلسلے میں نبی کریم ﷺ سے صریح حدیث مروی ہے: میرے لئے ساری روئے زمین مسجد بنائی دی گئی ہے، سوائے قبرستان اور حمام کے۔ ایک دوسری حدیث میں آپ نے فرمایا: قبروں کی طرف رخ کر کے نماز نہ پڑھو۔ اس لئے کہ قبروں کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا، دعا کرنا، قرآن پڑھنا یہ سب شرک کے وسائل میں سے ہیں، البتہ جنازہ کی نماز قبرستان میں پڑھی جا سکتی ہے۔

۱۲۔تاخیر سے جنازہ ادا کرنا: بعض لوگ اپنے قریبی رشتہ داروں کے انتظار میں یا ختم قرآن کے انتظار میں جنازہ میں تاخیر کرتے ہیں، حالانکہ اس سلسلے میں سنت یہ ہے کہ جنازہ میں جلد بازی سے کام لیا جائے، اور رشتہ دار وغیرہ جب پہنچیں تو قبر پر جا کر نماز جنازہ ادا کر لیں۔

۱۳۔بعض جگہوں پر میت کے گھر والے امام کے دائیں جانب کھڑے ہو کر جنازہ پڑھتے ہیں، جب کہ صحیح یہ ہے کہ عام مقتدیوں کی طرح میت کے اقارب بھی امام کے پیچھے صف لگائیں اور نماز ادا کریں۔

۱۴۔بے نمازی کی جنازہ ادا کرنا، ایسا کرنا درست نہیں ہے، بلکہ ایک دھوکہ اور خیانت ہے، اس لئے جب کسی بے نمازی کا جب انتقال ہو جائے تو نہ اسے غسل دیا جائے، نہ ہی اس کی جنازہ پڑھی جائے، اور نہ ہی اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ ۱۵۔جنازہ کی نماز کے طریقہ سے غافل ہونا۔ ۱۶۔چار ماہ سے زائد کا حمل ساقط ہو جانے پر جنازہ ادا نہ کرنا، اس لئے کہ اس مدت میں روح پھونک دی جاتی ہے، پس جب چار ماہ کا بچہ ساقط ہو تو بہتر یہ ہے کہ اسے غسل دیا جائے، اس کی جنازہ پڑھی جائے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اسے دفن کیا جائے، البتہ چار ماہ سے قبل پر جنازہ نہیں ہے۔

۱۷۔یہ عقیدہ رکھنا کہ جب صالح شخص کا جنازہ ہو تو اس کی میت ہلکی ہوتی ہے، اس کی

کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ۱۸۔ جنازہ کو دھیرے اور آہستہ رفتار میں لے جانا، حالانکہ سنت یہ ہے کہ جنازہ کو تیزی سے لے جایا جائے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: جنازہ کو لے جانے میں جلدی کرو۔ ۱۹۔ جنازہ لے جاتے وقت زور سے اللہ اکبر، یا لا الہ الا اللہ کہنا، یا یہ کہنا کہ اے غافل اللہ کو یاد کرو، نبی پر درود بھیجو، وغیرہ۔

۲۰۔ جنازہ کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کرنا۔ ۲۱۔ جنازہ کے بارے میں غفلت برتنا، اور اس کے اجر وثواب کی پرواہ نہ کرنا، جب کہ حدیث میں ہے: جو شخص جنازہ میں حاضر ہوا، اور نماز ادا کیا تو اس کے لئے ایک قیراط ہے، اور جو دفن تک حاضر رہا تو اس کے لئے دو قیراط ہے، پوچھا گیا دو قیراط کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑ کی مانند۔ متفق علیہ۔

۲۲۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ جنازہ میں حاضر ہونا نظر کی بیماری کا علاج ہے، یہ ایک جہالت ہے۔ ۲۳۔ بعض لوگوں کے یہاں جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کا بستر اور اس کے کھانے پینے کی تمام چیزیں یہاں تک کہ اس کی چارپائی وغیرہ گھر سے باہر نکال دیتے ہیں، اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس کا استعمال جائز نہیں ہے، یہ بھی ایک جہالت ہے۔

قبر کی بدعتیں: ۱۔ رات میں دفن نہ کرنا، حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ حسب ضرورت رات میں دفن کر سکتے ہیں۔ ۲۔ قبر کی ایک بدعت یہ بھی ہے کہ بعض لوگ پہلے سے اپنی من پسند قبر کھدواتے ہیں اور اسی میں دفن کی وصیت کر جاتے ہیں۔ ۳۔ قبر کی بڑی غلطیوں میں سے ایک غلطی یہ بھی ہے کہ لوگ قبرستان جا کر خاموشی سے فکر آخرت کے بجائے شور وغل کرنے لگتے ہیں۔ ۴۔ میت کو قبر میں داخل کرتے وقت اذان یا اقامت کہنا، یا نبی کریم ﷺ پر درود وسلام بھیجنا، ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس سلسلے میں صرف اتنا ثابت ہے کہ میت کو قبر میں اتارتے وقت بسم اللہ وعلیٰ ملۃ رسول اللہ یا بسم اللہ وعلیٰ سنۃ رسول اللہ کہا جائے۔

۵۔ بعض لوگ دفن کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ میت کو اس کے آخری ٹھکانے پہنچا دیا گیا، ایسا کہنا غلط ہے اس لئے کہ آخری ٹھکانا جنت یا جہنم ہے، قبر نہیں، اسی طرح کچھ لوگ کہتے ہیں کہ قبر بڑی تنگ جگہ ہے، یہ بھی صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ قبر تو کافر کے لئے تنگ جگہ ہے، مومن کے لئے تو اس کی قبر تا حد نظر وسیع کردی جائے گی۔ ۶۔ میت کو دفنا کے بعد مٹی دیتے وقت ﴿منها خلقناکم وفیها نعیدکم ومنها نخرجکم تارة اخرىٰ﴾ کہنا بھی ثابت نہیں ہے۔ ۷۔ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ اونچی کرنا۔ ۸۔ دفنانے کے بعد کھڑے ہو کر میت سے خطاب کرنا اور یہ کہنا کہ اے فلان بن فلان اب یاد کر کہ دنیا سے تو کیا لے گیا۔

۹۔ دفنانے کے بعد میت کے لئے دعاء مغفرت اور ثبات قدمی کی دعا نہ کرنا۔

۱۰۔ قبر پر کتبہ لگانا۔ ۱۱۔ میت کو گھر سے لے جاتے وقت یا قبر میں اتارتے وقت جانور ذبح کرنا، بعض جگہوں پر اسے عقرہ کہتے ہیں، جس کے بارے میں حدیث میں وضاحت ہے کہ اسلام میں عقر نہیں ہے۔ ۱۲۔ مردہ کا احترام نہ کرنا، اس کی متعدد صورتیں ہیں، قبر پر بیٹھنا، قبر پر جوتے چپل پہن کر چلنا، قبرستان میں پیشاب پاخانہ کرنا، قبرستان میں گندگی اور کچرا پھینکنا، قبروں کو لائٹ اور بتیوں سے چراغاں کرنا، بزرگ یا ولی کی قبر کو مقدس سمجھنا، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ درخت میت کی خوش بختی کی علامت ہیں، ان درختوں کو کاٹنے والا مصیبت میں گرفتار ہوگا، دراصل یہ ساری صورتیں قبر اور مردے کی توہین کی ہیں۔

۱۳۔ قبروں کی شرکیہ زیارت کرنا، صاحب قبر سے دعا کی درخواست کے لئے سفر کرنا، ان سے حاجت طلب کرنا، مرادیں مانگنا، ان کی قبروں کا طواف کرنا، ان کے نام کی نذر ماننا، یہ سب کھلا ہوا شرک اور عظیم گمراہی ہے، یہ وہ عمل ہے جو بندے کی نیکیاں مٹا دیتا ہے، یہ سب اعمال ذلت ورسوائی اور جہنم میں داخلہ کا سبب ہیں، اسی طرح صلاۃ ادا کرنے کی نیت سے قبر کا سفر کرنا، قرآن پڑھنا، ان کے مقام ومرتبہ کا وسیلہ پکڑنا یہ سارے اعمال بدعت ہیں، اور بدعت کفر کی ڈاک ہوتی ہے، جب بھی کوئی بدعت ظہور پذیر ہوتی ہے تو ایک سنت اٹھا لی جاتی ہے۔

۱۴۔ قبروں کی زیارت کے لئے سفر کرنا، خواہ نبی کریم ﷺ کی قبر کے لئے ہو، یہ سب بدعت ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے سفر کرنے کا حکم ہے، نہ قبر کی زیارت کی غرض سے، البتہ جب کوئی وہاں پہنچ جائے تو نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کرے، اور آپ پر درود وسلام بھیجے۔ ۱۵۔ جمعہ اور عیدین کے دن خصوصیت سے قبروں کی زیارت کرنا۔ ۱۷۔ قبر کی زیارت کے وقت قبر پر ہاتھ رکھنا، یا اس پر کوئی پتھر وغیرہ رکھ دینا۔ ۱۶۔ قبر پر میت کی والدہ کا نام لیکر سلام بھیجنا۔ ۱۷۔ قبر کی زیارت کے وقت قبر پر پانی چھڑکنا۔ ۱۸۔ قبر پر قرآن پڑھنا۔ ۱۹۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ مسجد نبوی میں اگر آپ ﷺ کی قبر نہ ہوتی تو وہاں کوئی نورانیت نہ ہوتی، یا اسی طرح آپ کی قبر پر جا کر آپ سے دعائے مغفرت طلب کرنا، آپ ﷺ کا وسیلہ طلب کرنا، یہ سب صوفیاء کی خرافات اور ہفوات ہے۔

۲۰۔ اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا کہ جس نے حج کیا اور نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت نہیں کی اس کا حج نہیں ہوگا، یا اسی طرح آپ ﷺ کی قبر کی جالیاں چومنا، انہیں چھو کر اپنے جسم پر ملنا، اور انہیں تریاق سمجھنا، بدعت ہے، اور اس کے لئے چند من گھڑت احادیث سے استدلال

کرنا، چند من گھڑت حدیثیں جو مشہور ہیں یہ ہیں، جس نے حج کیا اور میری زیارت نہیں کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی، جو شخص میری قبر کی زیارت کی نیت سے مدینہ آیا اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی، جب تمہیں کوئی معاملہ درپیش ہو تو قبر والوں سے مدد طلب کرو۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں آسمان وزمین کو نہیں پیدا کرتا۔ میں اس وقت نبی تھا جب آدم پانی اور کیچڑ کے درمیان تھے۔ میرے مقام ومرتبہ کے ذریعہ وسیلہ طلب کرو، اس لئے کہ میرا مقام بہت بلند ہے۔ اے جابر اللہ نے ہر چیز پیدا کرنے سے پہلے تمہارے نبی کا نور پیدا کیا۔ آدم علیہ السلام نے نبی ﷺ کا وسیلہ طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر محمد نہ ہوتے تو میں تمہیں نہ پیدا کرتا، یہ سب من گھڑت اور باطل باتیں ہیں جو نبی کریم ﷺ کی طرف گھڑ کر منسوب کردی گئی ہیں، اسی طرح کچھ لوگ شرک پر مشتمل مشہور قصیدہ نگار بوصیری کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب وہ بیمار پڑا تو نبی کریم ﷺ نے اسے اپنا جبہ عنایت فرمایا، جس کے بعد وہ شفایاب ہوگیا۔ ۲۱۔ ایک من گھڑت روایت پیش کرنا کہ جو جگہ میری قبر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کا ایک ٹکڑا ہے، حالانکہ حدیث میں قبر کے بجائے گھر کا لفظ ہے، جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کا ایک ٹکڑا ہے، اس لئے کہ اس وقت تو قبر کا وجود ہی نہ تھا۔

تعزیت کی بدعتیں ۱۔ تعزیت کی خصوصی مجلسیں منعقد کرنا اور اس کے لئے راستہ وغیرہ بند کرکے لوگوں کو تکلیف دینا۔ ۲۔ میت کے اہل خانہ کی طرف سے شادی کی طرح پکوان کا اہتمام کرنا، حالانکہ اس سلسلے میں ثابت تو یہ ہے کہ میت کے رشتہ دار یا پڑوسی میت کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کریں، مگر آج الٹا ہی ہو رہا ہے، لوگ جنازہ میں شرکت کے بعد میت کے گھر اس طرح بیٹھ کر کھاتے ہیں گویا وہ کسی شادی کی دعوت میں ہوں۔ ۳۔ تعزیت کی مجلس میں قرآن کے سپارے تقسیم کرکے قرآن خوانی کرانا۔ ۴۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ تعزیت دفن کے بعد ہی کی جاسکتی ہے، حالانکہ تعزیت وفات کے بعد کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے۔ ۵۔ میت کی روح پر فاتحہ خوانی کرنا، اور یہ کہنا کہ اس کا ثواب فلاں کو پہنچے۔ ۶۔ جب عورتیں تعزیت کے لئے کسی کے گھر جاتی ہیں تو پہلے زور سے رونا شروع کردیتی ہیں، یہ بھی بدعت ہے۔ ۷۔ میت کو مغفور ومرحوم اور یہ کہنا کہ ان کی روح اعلیٰ علیین میں چلی گئی ہے، حالانکہ یہ سب غیبی امور ہیں جن کا علم اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے۔

مطبعة دار طيبة - الرياض - ت: ٤٢٨٣٨٤٠